السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا قبیلہ شمالی سرحد پر قیام پذیر ہے‘ ہمارا اور عراق کے بعض قبائل کا باہم تعلق اور میل جول رہتا ہے ۔ وہ لوگ بت پرست شیعہ ہیں‘ جو قبے بنا کر ان کو پوجتے ہیں اور ان قبول کا نام حسن وحسین اور علی رکھتے ہیں ۔ اٹھتے ہوئے یا علی یا حسین کہتے ہیں ۔ ہمارے قبیلوں کے بعض افراد نے ان سے شادی بیاہ کے تعلقات قائم کرلئے ہیں اور ہر طرح کا میل جول قائم کر لیا ہے ۔ میں نے انہیں نصیحت کی‘ لیکن انہوں نے سنی ہی نہیں‘ وہ اونچے عہدوں پر فائز ہیں اور میرے پاس اتنا علم نہیں کہ انہیں سمجھا سکوں‘ لیکن میں ان کی حرکتوں کو ناپسند کرتا ہوں اور ان سے میل جول نہیں رکھتا ۔ میں نے سنا ہے کہ ان کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز نہیں‘ یہ لوگ ان کا ذبیحہ کھالیتے ہیں اور بالکل خیال نہیں کرتے ۔ آپ سے گزارش ہے کہ ارشاد فرمائیں مذکورہ بالا صورت حال میں ہمارا کیا فرض ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب صورت حال یہ ہو کہ آپ نے ذکر کی ہے کہ وہ جناب علی‘ حسن اور حسین وغیرہ کو پکارتے ہیں تو وہ شرک اکبر کے مرتکب ہیں جس کی وجہ سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ۔ اس لئے مسلمان لڑکیوں کا رشتہ دینا جائز نہیں اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنا بھی جائز نہیں‘ نہ ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٢١﴾ ... البقرة

’’اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں اور مومن لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ (مشرک) تمہیں اچھی لگے اور مشرکوں کو رشتہ نہ دو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں اور مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں اچھا لگے ۔ یہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لئے اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں ۔‘‘

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ